اداریہ

زیر نظر شمارے میں قومی اسمبلی کے مسیحی ارکان کے نام اُن کے ایک ہم مذہب کا کُھلا خط نقل کیا گیا ہے جس میں خط لکھنے والے نے کہا ہے کہ "ان کے بچوں کو آج تک اسکولوں میں دینیات پڑھائی جاتی ہے۔" کیا حقیقتاً ایسا ہی ہے؟ ممکن ہے کہ اکا دکا تعلیمی اداروں میں یہی صورت حال ہو، بالخصوص ان تعلیمی اداروں میں جہاں مسیحی طلبہ وطالبات کی تعداد بہت کم ہو اور اُن کے لیے مسیحی اساتذہ کی فراہمی ناممکن ہو اور خود والدین بوجوہ اپنے بچوں کو اسلامیات کا متبادل نصاب "اخلاقیات" نہ پڑھا سکتے ہوں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مسیحی طالب علم "اخلاقیات" کی بجائے "اسلامیات" پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ سینٹ انتھونی ہائی اسکول (لاہور) ایک مسیحی تعلیمی ادارہ ہے اور اس نے حال ہی میں اپنا صد سالہ جشن تاسیس منایا ہے۔ اس معروف اور اعلیٰ حیثیت کے حامل تعلیمی ادارے کے سربراہ سے جب پوچھا گیا کہ "اسلامیات کے متبادل آپ اس اسکول میں مسیحی بچوں کو کیا پڑھاتے ہیں؟" تو انہوں نے بتایا کہ

> "بچے خود تقریباً اسلامیات پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں کیوں کہ اس کے مقابلے میں اخلاقیات ذرا مشکل ہے۔ شروع شروع میں بچوں نے ایسا کیا لیکن بعد میں خود ہی انہوں نے اسلامیات پڑھنے کو ترجیح دی۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور - یکم تا ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۲۷)

اس دلچسپ صورت حال کا تجزیہ کسی اور موقع کے لیے اٹھا رکھتے ہیں کہ "اخلاقیات" کی نسبت اسلامیات کا مضمون کیوں آسان ہے۔ حتیٰ کہ مسیحی طلبہ و طالبات بھی اسلامیات پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم اگر کسی تعلیمی ادارے میں مسیحی طلبہ و طالبات کی تعداد معمولی نہیں تو مسیحی بچوں کو "اخلاقیات" کی تعلیم کے لیے اساتذہ مہیا کیے جانے چاہییں۔ "اخلاقیات" کے اساتذہ کی کمی پر قابو پانے کے لیے معاشرتی علوم پڑھانے والے اساتذہ کو دوران ملازمت ریفریشر کورسز کے ذریعے اس قابل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ "اخلاقیات" کے مضمون میں مسیحی طلبہ وطالبات کی رہنمائی کر سکیں۔

اسی طرح وہ تعلیمی ادارے جو مسیحی انتظامیہ کے زیر اہتمام چل رہے ہیں اور اُن کے طلبہ وطالبات کی غالب اکثریت کا تعلق اسلام سے ہے، وہاں مسلمان بچوں کو اُن کے دین و مذہب کے مطابق دُرست اور معیاری تعلیم ملنی چاہیے۔ کیا واقعتہً ایسا ہے؟ اخبار کی اطلاع کے مطابق:

"ڈائریکٹر آف اسکولز کراچی جناب احمد زئی نے کراچی کے تمام عیسائی مشنری اسکولوں کو

ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے کریں اور اسلامیات کی تدریس کے لیے سند یافتہ اساتذہ کا تقرّر کریں۔ یہ ہدایت انہوں نے کراچی کے عیسائی مشنری اسکولوں کے ایک معائنہ کے دوران دی --- معائنہ کے دوران میں یہ محسوس کیا گیا کہ اکثر عیسائی مشنری اسکولوں نے اسلامیات کی تدریس کے لیے درس نظامی کے سند یافتہ اساتذہ کا تقرّر کرنے کے بجائے عام اساتذہ سے کام چلانے کی کوشش کی ہے۔ علاوہ ازیں [ان] اسکولوں کی اسمبلی میں قرآن مجید کی تلاوت بھی نہیں ہوتی۔" (روز نامہ جسارت، کراچی - ۱۳ مئی ۱۹۹۲ء)

• • • • • • • • • • •